دہلی اردو اخبار

نمبر 203 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی، اور بیس روپے سالانہ

10 رجنوری 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

حضورِ والا

حضورِ انور نے دربار فرما کے، خلعت ملبوس خاص مع تین رقم جواہر مرزا اسلیمان شکوہ کے بیٹے کو اور چھ پارچہ تین رقم جواہر مع نیمہ آستین نواب حامد علی خاں مختار کو اور کنور دیبی سنگھ اور سالگرام اور سرداروں اور داروغہ ہائے کار خانجات کو اور عملہ مرزا مغل وغیرہ کو حسب مراتب دو سو خلعت تخمیناً عنایت فرمائے۔ تخمیناً تین سو روپے نذروں میں آئے۔ مرزا شاہ رخ بہادر نے حافظ داؤد داروغہ نذر و نیاز کو طلب کر کے فرمایا کہ تم آمدنی نذر و نیاز میں تغلب کرتے ہو، یہ بات تمہارے حق میں خوب نہیں ہے، سزا پاؤ گے۔ نامبردہ نے در جواب عرض کیا کہ فدوی کا کچھ قصور نہیں ہے، کسی نے حضور میں جھوٹ کہا ہوگا۔ بعد ازاں مرزائے موصوف نے تنخواہ بیگم صاحبہ اور تمام محل کی بھیج کر، خزانچی کو حکم دیا کہ بغیر ہماری اجازت کے کسی کو روپیہ نہ دو۔ نواب حامد علی خان نے استعفیٰ گزرانا تھا، حضورِ انور نے نامنظور فرمایا اور ارشاد کیا کہ سب کام موافق تمہاری مرضی کے ہوگا، اور مرزا شاہ رخ کو ارشاد کیا کہ حامد علی خاں کو راضی رکھو۔ عرض ہوئی کہ مرزا ولی عہد بہادر ضیاء الدولہ اپنے مختار کو موقوف کیا چاہتے تھے۔ نامبردہ پانچ ہزار روپے جو کہ بابت تنخواہ مرزا ولی عہد بہادر کے آیا تھا، لے کر اپنے گھر جا بیٹھا اور باوجود طلب بھی نہ گیا، سو ولی عہد بہادر معرفت مرزا شاہ رخ بہادر کے کنور دیبی سنگھ خلف راجہ جے سنگھ رائے کو واسطے مختاری کے بلاتے ہیں۔ مرزا شاہ رخ نے عرض کی کہ بہت سے آدمی کئی کارخانوں میں سے تنخواہ پاتے ہیں، اگر ایک ہی جگہ سے پایا کریں تو بہت انتظام ہووے۔ کہتے ہیں کہ ایسا انتظام جو کہ مرزائے موصوف نے تجویز کیا ہے، اس میں بہتیرے غریب غربا اور عورات بیوہ اور لولے لنگڑے جو کہ کسی کارخانے میں سے چار آنے کہیں سے آٹھ آنے، عرض اسی طرح کوئی دو روپے کوئی تین روپے کوئی کچھ، تنخواہ کارخانجات سے پا کر لب نان کو پہنچتے ہیں۔ اور جان و مال حضور کو دعا کرتے ہیں، بھوکے مرجاویں گے اور ان پر بڑا ظلم ہوگا۔ عرضی نواب احمد قلی صاحب بہادر کی ملاحظہ ہوئی کہ فدوی ارادہ الہٰ آباد کا رکھتا ہے۔ 7 رتاریخ ماہِ حال کو حضورِ انور مع سرداروں اور صاحب قلع دار کے کالے صاحب پیرزادے کے ہاں تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر تک سرود قوالوں کا سُن کر اور پچاس روپے ان کو مرحمت کر کے ایک بٹوہ روپیہ بھرا ہوا پیرزادۂ موصوف کی تواضع کیا اور بعد ازاں تبرک تقسیم کر کے داخل قلعہ مبارک ہوئے شلک سلامی حسب معمول عمل میں آئی۔

[ص 2 کالم 1]

اشتہار

مشکوٰۃ شریف مترجم ساتھ ترجمے اور فوائد کے، بیچ زبانِ اردو کے، جو نواب قطب الدین خان صاحب نے بہت کوشش سے بہ استصواب مولوی محمد اسحاق صاحب کے ترجمے اور فوائد لکھے ہیں، مع متن کے نہایت احتیاط سے اس چھاپہ خانے میں چھپتی ہے۔ ایک رُبع تمام ہو چکا ہے، دوسرا رُبع بھی قریب نصف کے آپہنچا ہے۔ اس کے لکھنے والے اور صحیح کرنے والے سب بموجب صواب دید نواب صاحب موصوف کے مستعد دین دار لوگ ہیں۔ جس کسی کو خریداری منظور ہو، مہتمم کو لکھے۔ قیمت اس کتاب کی، جو شخص اب درخواست کرے اور جتنی چھپ چکی ہے اس کی قیمت ادا کر کے لے لے تو لہ 32 روپیہ قیمت کُل کتاب کی ہے، اور جو سب چھپ چکے گی اور اُس وقت سب کتاب لے گا تو قیمت 40 روپیہ۔

احکام

مسٹر آر۔ ایچ۔ پی کلارک صاحب مجسٹریٹ اور کلکٹر بریلی کے نے پندرویں فروری 41ء تک رخصت حاصل کی بذریعہ سارٹی فیکٹ ڈاکٹر کے۔ مسٹر ڈبلیو آر لمنسن مجسٹرٹ اور کلکٹر بدایوں کے نے پانچویں تاریخ ماہِ حال سے رخصت چھ ہفتوں کی لی اور مسٹر کوکس صاحب تاصدورِ حکم ثانی بجائے صاحب موصوف کے کام کریں گے۔ رخصت دی ہوئی مسٹر جی۔ ایچ۔ کلارک صاحب قایم مقام جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپوٹی کلکٹر بجنور کو بیچ احکام 9 رتاریخ ماہِ گذشتہ کے، 15 رتاریخ ماہِ حال سے شروع ہوں گے۔

آنریبل لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر نے عہدہ ہائے مفصلۂ ذیل تقسیم کیے: مسٹر جی۔ ایچ۔ کلارک بطور قایم مقام جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپوٹی کلکٹر مراد آباد کے ہوئے۔ اور مسٹر اے۔ ریکس صاحب جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپوٹی کلکٹر بجنور کے ہوئے۔ محمد لطیف صدر امین گورکھ پور بطور قائم مقام تاصدورِ حکم ثانی، صدر امین اعلیٰ بنارس کے ہوئے۔

قلعہ کالک

از روئے ایک اخبار کے حالِ مفصل تسخیر کلکٹر مذکور کا اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ 15 / تاریخ ماہِ گذشتہ یعنی روزِ کلانِ صاحبان عالیشان کو، کشن سنگھ قلع دار نے قلعہ کو مع تین سو آدمیوں کار آزمودہ اور جنگی، سپرد میجر فاسٹر صاحب کے کر دیا۔ اب تک، مرد مانِ مذکورین مقیّد ہیں۔ کہتے ہیں کہ نہ مذکور چنداں مستحکم نہیں ہے۔ جیسا کہ مشہور تھا، اور اگر تاوابِ قلعہ شکن روانگی نصیر آباد کی، پیشتر اس کے [ص 1 کالم 2] فتح ہو جانے کے پہنچتیں، تو چھ گھنٹے میں قلعہ خالی ہو جاتا۔ یہ خوش اقبالی میجر موصوف کی ہے کہ پیش از پہنچنے سپاہِ نصیر آباد کے، یہ نہ مضبوط خالی ہو گیا۔ لچھمن سنگھ مختارِ راج جے پور بھی کیمپ انگریزی میں ہے۔ کہتے ہیں کہ اس نے کہہ سُن کر قلعہ مذکور کو مسمار ہونے سے روکا ہے، اور اغلب ہے کہ اسیرانِ قلعہ کو بھی قید سے خلاص کروائے گا۔ میجر موصوف کے بازو میں گولی لگی تھی، مگر ہڈی بچ گئی ہے، دریافت ہوتا ہے کہ محاصرہ کرنے والوں میں سے قریب دو سو ساٹھ آدمیوں کے کشتہ اور زخمی ہوئے ہیں اور حال مقتولوں اور مجروحوں مرد مانِ قلعہ کا ابھی کچھ دریافت نہیں ہوا۔ کرنیل بیو صاحب مع سپاہ ہمراہی کے مقامِ ڈوڈو میں کہ دو منزل پر قلعہ کالک سے واقع ہے، آ پہنچے تھے مگر حال فتح قلعہ کا سُن کر پھر نصیر آباد کو پھر گئے۔

کوٹ گڈھ

واضح ہوتا ہے کہ پلٹن نصیری جو کہ چند مدت سے واسطے دیکھنے حال سکھوں کے گئی تھی، سو اس کے پہنچنے کو مرد مانِ مقام کلو نے واسطے اپنی مدد کے سمجھ کر، سکھوں پر حملہ کیا اور قریب چار پانچ سو آدمیوں کے مار ڈالے، جب کہ تھوڑے سے آدمی سکھوں میں سے رہ گئے تو وہ بہ مجبوری قلعہ جات میں چلے گئے، مگر مرد مانِ بے رحم کلو نے وہاں بھی انہیں ستایا، اکثر آگ لگادی اور اکثر انہیں رسد نہ پہنچنے دی اور بھوکا مارا۔ غرض کہ بباعث جانے پلٹن نصیری کے، عوضِ مفاد، قباحت ہوئی۔ لفٹنٹ او برائن صاحب ایک سو بیس آدمیوں سے کوٹ گڑھ میں ہی مقیم ہیں اور اپنے آدمیوں کو کنارۂ ستلج پر رام پور تک پھیلا رکھا ہے اور راجہ کلو سامنے کوٹ گڈھ کے مستعد منتظر ہے کہ بفور آنے سکھوں کے مقابلہ کرے، لیکن سرکارِ لاہور کی طرف سے ابھی راجۂ مذکور پر سپاہ نہیں بھیجی گئی ہے۔ کچھ عجب نہیں کہ سرکارِ لاہور، گورنمنٹ انگریزی سے واسطے تلف ہو جانے ان کے آدمیوں کے دعوے کرے، کیونکہ بباعث جانے پلٹن مذکور کے کوٹ گڑھ میں مرد مانِ کلو نے سکھوں پر حملہ کر کے انہیں قتل کیا۔

دوست محمد خان

مشہور ہے کہ دوست محمد خان نے درخواست رہنے کی بیچ مقام لدھیانہ کے کی ہے، مگر صاحبِ اخبارِ انگلش مین

لکھتے ہیں کہ مقامِ مذکور بہت بہتر ہوگا واسطے سُننے اور شریک ہونے کے ہر ایک فریب اور سازش میں کہ وہاں کے باشندوں اور روسیوں کی طرف سے عمل میں آوے گی، چنانچہ حال مقام ولور کا جہاں کہ ٹیپو سلطان کے بیٹوں کو ملک بطور جاگیر دیا گیا تھا، مصداقِ مقال ہے کہ بباعث ہونے مردمانِ خاندانِ سلطان کے مقامِ ولور میں، سرکشوں نے بہت فتنہ برپا کیا تھا۔

[ص 3 کالم 1]

لدھیانہ

دریافت ہوتا ہے کہ حضرتِ ظلِ الٰہی شاہ شجاع الملک نے ایک فرمان بنام قاضی محمد حسن ملقب علما خان کے اس مضمون کا بھیجا تھا کہ پیش از روانگی اہالیانِ حرمِ سلطانی کے، ایک پلٹن جوانانِ بلند قامت کی کہ تمام عیبوں سے مبرا ہوں، بموجب مشاہرہ سپاہیانِ انگریزی کے نوکر رکھیں اور تین سو جوان چست و چالاک علاوہ پلٹن مذکورہ کے نوکر رکھ کے سُپرد سیف اللہ خان کمیندانِ ولایتی کے کردیں اور تنخواہ بلادمانِ جدید کے لالہ بنسی دھر ساہوئے چھاؤنی سے لے لیویں۔ وقت پہنچنے پلٹن مذکورہ کے کابل میں روپیہ ساہوئے مذکور کے گماشتے کو دیے جاویں گے۔ سوحسب الحکم قاضی موصوف نے مضمونِ فرمان سے ساہوئے مذکور کو اطلاع دی۔ ساہوکار نے جواب دیا کہ درصورتِ صدورِ فرمان علیحدہ کے بندہ بجا آوری حکم کرے گا، چنانچہ قاضی موصوف نے عرضی اس مضمون کی حضورِ شاہ ممدوح میں بھیجی ہے۔

خبر ہے کہ عنقریب اہالیان حرمِ سلطانی طرف کابل کے کوچ کریں۔ مردمانِ ولایتی مقیم لدھیانہ تیاری اسباب کر رہے ہیں اور اجناس و اقماش مثلِ پارچہ پوشاکی انگریزی و نبات وغیرہ اشیاء ضروری کے، جو کہ اُس طرف نہیں بہم پہنچتی خرید کرتے ہیں لیکن روزِ روانگی ابھی مقرر نہیں ہوا ہے مگر زبانی ولایتوں کے دریافت ہوتا ہے کہ پیش از عید اضحیٰ روانہ ہونگے۔

چند ولایتی جو کہ کئی مہینے سے قلعۂ لدھیانہ میں مقید ہیں، تناول لقمہ ہائے لذیذ اور پہنے پوشاک لطیف سے گورنمنٹ کے بہت شکر گذار ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا سرکار کمپنی کو سلامت رکھے کہ محبوسوں کی بھی اس قدر پرداخت کرتے ہیں۔

COPYRIGHT

کشمیر

واضح ہوتا ہے کہ ان دنوں کشمیر میں غلہ بہت ارزاں ہے اور آبادی شہر بھی نسبت سابق کے زیادہ ہے۔ بباعث انتظامِ ناظم نو کے ایک ہزار دکانیں نئی شال بافوں کی آباد ہوئی ہیں لیکن روزگار حکمِ عنقا رکھتا ہے، بباعث کثرت کاریگروں کے شالباف بصد عسرت گذران کرتے ہیں۔ حال یہ ہے کہ پہلے جو پشم سُفید کو دو تین روپیے کو پانچ سیر آتی تھی، وہ اب دس روپیہ کو بدشوار ہاتھ آتی ہے اور اس پر بھی وہ جوڑہ چادر پشینہ کا جو کہ عملداری

اسلام میں سو روپیہ قیمت رکھتا تھا، اس کو اب پچاس روپیہ کو بھی کوئی نہیں لیتا۔ تو باوجود گرانی نرخ پشم کے، مالِ تیار کا اس قدر ارزاں ہونا دلیل ہے، کثرتِ کاریگرانِ پشمینہ کی، اور یہی باعث ہے ان کے روزگار اور مزدوری کے کم ہو جانے کا۔ الحق اگر وہاں کے لوگوں کو اپنے ملک میں لبِ نان بہم ہوتا تو وہ اپنے وطن مالوف کو کہ ایک بہشتِ بریں ہے، چھوڑ کر آوارۂ دیار وامصار نہ ہوتے۔ وکیل نوابِ مظفر آباد والہ کا حسبِ اصلاحِ ناظم کشمیر کے مع تحایفِ کوہستان طرف لاہور کے روانہ ہوا ہے۔ [ص 2 الم 2]

سکھر

از روئے مضمون ایک چٹھی کے دریافت ہوا کہ مقامِ مذکور میں افواہ تھی کہ درمیان مقام جاوا درّہ اور خندا کے قومِ بلوچ اور بھوگتی اور دوکائی جمع ہوئی ہیں اور لوگوں کو تعجب تھا کہ اس قدر لوگ کہاں سے آن کر جمع ہو گئے۔ غرض کہ دن رات یہی چرچا رہتا تھا کہ اس اثنا میں قریب اَسّی گاڑیوں محمولہ اسباب قیمتی کے جو کہ شکارپور سے چلیں تھیں، بامن واماں دادر میں وارد ہوئیں اور باوجود یہ کہ ان کے ساتھ کچھ سپاہ بھی واسطے محافظت کے نہ تھی، پھر بھی راہ میں ان سے کوئی معترض نہ ہوا اور تب ثابت ہوا کہ جمع ہونا مردمانِ مذکورہ کا محض افواہ اور افسانہ تھا۔

نصیر خان

واضح ہوتا ہے کہ خانِ مذکور نے دو معتمد اپنے بصیغۂ وکالت کیمپ انگریزی میں واسطے درستیِ معاملہ کے بھیجے تھے اور ایک اقرار نامہ اس مضمون کا دستخط کر دیا تھا کہ میں سکھر میں آ کر اطاعتِ گورنمنٹ انگریزی اختیار کروں گا مگر خان مذکور نے نقضِ عہد و پیماں کیا اور پہاڑوں میں بھاگ گیا اور از روئے مضمون ایک خط کے حالِ مفصل اس طرح دریافت ہوا کہ مقامِ کوٹڑہ میں لفٹنٹ کرنیل مارشل صاحب نے مع اپنی سپاہ کے خان مذکور کو مع اس کے ہمراہیوں کے گھیر لیا ہوتا، مگر چھوڑ دیا۔ سبب یہ ہوا کہ دو سردار خانِ مذکور کے آئے اور انہوں نے بیان کیا کہ نصیر خان اپنی رضا و رغبت سے عنقریب سکھر میں جا کر متابعت گورنمنٹ اختیار کرے گا۔ اس میں سپاہِ انگریزی واپس بلائی گئی لیکن بفور رہٹ آنے سپاہِ انگریزی کے، دشمنانِ عقرب سیرت نے ان پر بندوقیں سر کیں، چنانچہ ایک سوار زخم تفنگ سے ہلاک ہوا اور نصیر خان پہاڑوں میں مخفی ہوا۔

خبر ہے کہ ذخیرہ ہائے فیروز پور طرف قندھار کے بھیجے جاویں گے، اب افغانستان میں وہاں کے باشندے بہت کم نظر آتے ہیں، جابجا سپاہ انگریزی ہے۔

سندھ

اُس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ 15 / تاریخ ماہِ گذشتہ کو جنرل بُروکس صاحب مع ہیڈ کوارٹر سپاہِ سندھ

کے کوچ کیا چاہتے تھے لیکن مقامِ مہم ظاہر نہیں ہوا کہ کس طرف کا عزم رکھتے ہیں۔

کپتان برون صاحب رجمنٹ 5 پیادگانِ ہندوستانی کے جنھوں نے کہ مقام کا ہن کو مدت تک دشمنوں سے بچایا تھا، اُن کو مسٹر آربل صاحب نے اسسٹنٹ پولٹی کل ایجنٹ مقرر کیا۔ کہتے ہیں کہ بالفعل ملک سندھ میں غارتگر اور چوروں کا زور و شور بہت کم ہے اور مسافروں کو چنداں اندیشہ نہیں رہتا۔

صاحبِ کلاں بہادر

خط بنام فیض علی خاں جھجر والہ کے جاری ہوا کہ ایک پلٹن انگریزی تمہارے علاقے میں سے نصیر آباد کو جاوے گی، رسد مہیا رکھیں۔

[ص 3 کالم 2] یوم دوشنبہ کو دربار فرمایا نواب حسن علی خان اور حسام الدین حیدر خان اور نواب مرزا بخشی اور سالگرام ساہو اور نواب محمد میر خان اور راجہ صاحب رام اور راجہ سوہن لعل وغیرہ سردار اور وکیل ملاقات کر کے برآمد ہوئے۔ بموجب خیر سواری حضورِ والا کے، چٹھی بنام کمان افسرِ چھاونی کے متضمن طلبِ اتواپ کے واسطے شلکِ سلامی حضور کے بھیجی، بعد ازاں بسبیل ڈاک واسطے ملاقات لفٹنٹ گورنر بہادر کے میرٹھ کو روانہ ہوئے۔

لاہور

رانی صاحبہ چند کنور نے دربار فرمایا، ارکانِ دولت باریاب مجرا ہوئے، سردار سندھاں والہ کو حکم ہوا کہ اپنی پلٹنوں کو طرف کلو کے روانہ کریں۔ داروغہ اصطبل کو حکم ہوا کہ جتنے بچھیرے طویلہ سرکار میں ہیں، انہیں واسطے پرورش کے گجرات میں بھیج دیں۔ گیان سنگھ کمیندان نے قافلۂ انگریزی میں سے آن کر درخواست پروانہ جات کی بنام علاقہ داروں کے متضمن بہم رسائی رسد وغیرہ کے کی، چنانچہ درخواست نامبردہ کے پروانہ جات جاری ہوئے اور پچیس سوار بھی واسطے حفاظت قافلہ کے مقرر ہوئے۔ پروانہ بنام کاردارانِ جہلم کے جاری ہوئے کہ واسطے قافلہ انگریزی کے کشتیاں فراہم کریں اور پروانہ بنام رئیس ممدوٹ کے صادر ہوا کہ حسن شاہ اپنے معتمد کو بیچ حضور روبنس صاحب ناظم سرسہ کے تعین رکھیں۔ پروانہ بنام جنرل مہان سنگھ ناظم کشمیر کے واسطے ادا کرنے زرِ مقررہ ماہواری کے صادر ہوا۔ مصر بیلی رام کو ارشاد ہوا کہ چھ ہزار روپیہ واسطے تقسیم عملہ سڑک کے ڈلا روش صاحب کو دیں۔ مصر لعل سنگھ کو حکم ہوا کہ خلعت مع سپر اور شمشیر مرصع کار اور کنٹھ مروارید کے واسطے سردار لہنا سنگھ سندھان والہ کے تیار کریں کہ سردارِ معزالیہ کو واسطے تنبیہ سرکشانِ کلو کے بھیجا جاوے۔ سردار دھنا سنگھ اور حکم سنگھ ملوی کو ارشاد ہوا کہ تم مع اپنی جمعیت کے ہمراہ سردار لہنا سنگھ سندھان والہ کے طرف کلو کے روانہ ہو۔ سردارِ مذکور نے عرض کی کہ فدوی اب عمر ہفتاد سالہ میں تابع حکم کسی سردار کا نہیں رہا اور متابعت کسی کی فدوی کو منظور نہیں۔ رانی

ممدوحہ نے ارشاد کیا کہ یہ عذر مسموع نہیں ہے اور درصورت عذر بے جا جاگیر اس کی ضبط کی جاوے گی۔

پروانہ بنام معتمدانِ مصر لعل سنگھ کے جو کہ قلعۂ اٹک میں متعین ہیں صادر ہوا کہ وقتِ نہضتِ رایاتِ کنور نونہال سنگھ کے طرف کوہِ خیبر کے کس قدر روپے قلعۂ اٹک میں سے صرف ہوا تھا، جمع خرچ اُس کا لکھ بھیجیں۔ خلیفہ نورالدین کو حکم ہوا کہ پچاس گولے غبارہ کے سردار لہنا سنگھ کو دلوا دیں۔

امساکِ باراں

اب تک یہاں مینہ نہیں برسا، مگر چند روز سے اکثر ابر رہتا ہے اور ایک دن کچھ ترشح بھی ہوا لیا۔

سینٹ جین ڈی ایکر

[ص4الم1]

صاحب اخبار آگرہ از روئے ایک چھٹی جہازی کے لکھتے ہیں کہ قلعۂ مذکور پر درمیان مصریوں اور جہاز ہائے جنگی انگریزی اور سلطان کے لڑائی ہوئی، طرفین سے توپیں چلنے لگیں، جہاز ہائے انگریزی اور سلطانی سے گولہ ہائے بم وغیرہ اقسام کے قلعہ پر پھینکے گئے، اہل قلعہ نے بھی بارش گولہ سے مستول اور بادبان وغیرہ کو جہازوں کے گرا دیا اور خراب کر دیا، قریب پندرہ آدمیوں کے افسروں اور سپاہیوں اور ملاّحانِ جہاز میں سے کشتہ اور خستہ ہوئے۔ صاحب اخبار لکھتے ہیں کہ سپاہِ جہازی نے بہت دادِ شجاعت دی اور باوجود یہ کہ قلعہ سے گولے برستے تھے پھر بھی متصل قلعہ کے مورچہ بندی کی اور خوب گولے مارے۔ قریب نواخت دو گھنٹہ شب کے ایک شخص نے قلعہ میں سے آن کر اطلاع دی کہ قلعہ میں سے بہت سپاہ بھاگ گئی ہے، چنانچہ صبح کے وقت سپہ سالار فوجِ انگریزی نے چار ہزار ترکوں وغیرہ کو جہاز پر سے خشکی میں اُتار کر کے طرف قلعہ کے بھیجا اور وہ لوگ بہ امن و امان قلعہ میں داخل ہو گئے اور کسی نے مزاحمت نہ کی، مگر لب دریا قریب چھ ہزار آدمیوں کے دکھلائی دیے۔ بغور دیکھنے ان لوگوں کے کچھ مختصر سپاہ طرف ان کے بھیجی گئی لیکن وہ بہ باعث کثرت دشمنوں کے پھر آئی۔ بعد ازاں بہت سی سپاہ بھیجی گئی، بہ مجرد پہنچنے اس سپاہ کے مردمان مذکورین نے متابعت اختیار کی اور بہ قسم اقرار کیا کہ ہمیں اطاعت سلطان بہ جان و دل قبول ہے۔ القصہ اُن کے سلاح لے کر ان کو آزاد کر دیا۔ اس لڑائی میں قریب دو ہزار مصریوں زخمی وغیرہ کے غازیان جہاز کے ہاتھ گرفتار آئے اور بیچ اُٹھانے زخمیوں اور تدفین مردوں کے تمام روز صرف ہوا۔ باعث مارے جانے اُن کے اس قدر آدمیوں کا یہ تھا کہ انہوں نے قریب اپنے میگزین کے بارہ سو آدمی متعین کئے تھے کہ سپاہ انگریزی جہازوں پر سے نہ اترنے پاوے، سو قضائے الٰہی سے بہ باعث گرنے ایک گولہ کے وہ تمام میگزین اُڑ گیا اور مردمانِ متعینہ میں سے ایک آدمی بھی زندہ نہ رہا اور گولہ اور گولیاں اور پتھر اور آدمی

بارود کے زور سے ہر طرف اُڑنے لگے۔ حتیٰ کہ اس صدمے نے دریا تک اثر کیا۔ سو درحقیقت یہی اُن کے گھبرانے کا اور متابعت کرنے کا باعث ہوا، وگرنہ اڑھائی سو توپیں جنگی فصیل قلعہ پر چڑھی ہوئی تھیں اور سامان بھی مثل گولہ اور بارود وغیرہ کے بہت تیار تھا اور تیار ہوتا جاتا تھا اور سپاہ بھی بہت تھی، کاریگر فرانس اور اٹلی کے توپیں وغیرہ بنا رہے تھے۔

آگرہ

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ جنرل الفنسٹن صاحب نے بیچ اختیار کرنے حکومت سپاہِ متعینہ افغانستان کے بہ باعث کسلِ طبیعت کے انکار کیا ہے لیکن یہ نہیں سنا گیا کہ عہدہ مذکور پر کون صاحب مقرر ہوں گے۔

لفٹنٹ کول برو صاحب پہلی رجمنٹ پیادگانِ ہندوستانی کے 31/تاریخ [ص 4 کالم 2] ماہِ گذشتہ کو یہاں پہنچے اور خبر تھی کہ کپتان لارنس صاحب مع تروپ توپخانہ اپنی کے پہلی تاریخ داخل ہوں گے۔ صاحبِ اخبار لکھتے ہیں کہ اب تک مینہہ یہاں نہیں برسا اور زراعت پژمردہ ہوتی جاتی ہے۔ دریائے جمن بہت خشک ہو گیا ہے اور اسی سبب تجارت اور آمد و رفت کشتیوں کی مسدود ہے۔ مسٹر مورلینڈ صاحب بجائے مسٹر الکو ینڈر کے ایکٹنگ مجسٹریٹ آگرہ کے ہوئے ہیں اور الکو ینڈر صاحب مہتمم بندوبست ہوئے اور مسٹر لیباس صاحب جوائنٹ مجسٹریٹ اس جگہ کے ہوئے ہیں۔

مہاراجہ جھینکو راؤ سندھیہ فرمانروا گوالیار بہت بیمار ہیں۔

مسٹر ہملٹن صاحب بہادر کمشنر آگرہ ہمراہ صاحب والا مناقب لفٹنٹ گورنر بہادر کے جاویں گے اور مسٹر ٹیلر صاحب واسطے چند روز کے بجائے ان کے کام کریں گے۔

COPYRIGHT

بھرت پور

چودھری چرن سنگھ نے جنابِ مہاراجہ میں عرض کی کہ بعضے زمیندار پرگنہ بہاری کے ادائے مال واجب میں تغافل کرتے ہیں اور اطاعت نہیں کرتے۔ حکم ہوا کہ ایک رسالہ سواروں کا اور ایک گروہ بندوقچیوں کا مع دو ضرب توپ کے فی الفور اس طرف روانہ کیا جاوے اور تنبیہ سرکشوں کی قرار واقعی کی جاوے تا کہ آئندہ کوئی ادائے مال واجب سے پہلو تہی نہ کرے بھگوان داس عامل پرگنہ ویر جو کہ خوشحال رائے اپنے بیٹے کے نظر بند تھا بالفعل کچھ بیمار ہوگیا تھا۔ سولالہ جگن ناتھ رائے عامل حضور تحصیل نے جو کہ نامبردہ سے قرابت رکھتا ہے۔ حضور میں عرض کر کے چھڑایا اور اپنی ضمانت پر واسطے معالجے کے اپنے گھر میں لے آیا۔ مہاراجہ بہادر نے چینچل سنگھ متصدیِ سایر کو بھی خلاص کر کے حوالہ چودھری موصوف کے کر دیا۔

فرانس

اس طرف کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ درمیان سلاطین انگلستان اور فرانس کے بہ باعث حمایت والی مصر کے نزاع ہو رہی ہے اغلب ہے کہ ان دونوں ملکوں کی سپاہ میں جنگ عظیم واقع ہوگی، لیکن کہتے ہیں کہ شاہِ فرانس کو جنگ انگلستان میں بجز خرابی اور پشیمانی کے اور کچھ فائدہ نہ ہوگا اور انجام پھر صلح اور عہد و پیمان ہو کیونکہ پیشتر بھی وہ شکستیں کھاتے رہتے ہیں۔

نصیر خان

اخبار سے دریافت ہوتا ہے کہ نصیر خاں خلف محراب خاں والیِ قلات نے بھی آخر کار اطاعت گورنمنٹ کی قبول کی اور کرنیل مارشل صاحب کے پاس نزدیک مقام کوٹڑا کے جو کہ متصل گنداور کے ہے چلا آیا۔ لیکن ابھی تاریخ اور حقیقت اس کے آنے کی مفصلاً معلوم نہیں ہوئی، بر وقت دریافت لکھا جاوے گا۔

باہتمام موتی لعل پرنٹر اور پبلشر کے چھاپہ ہوا